دبدبۂ سکندری

بفیض روحانی تاج الاصفیاء رئیس الفقراء حضرت مولانا شاہ فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر فضل حسن صابری

نائب مدیر صلاح حسن

عمر رفتہ را بہ رسید بہر ماہ و روز زرگ سپہر بود در عمل بستہ گرہ بکار	لشت زمیں در زمیں قسم و شش زیادہ تر شہرہ شہر و در گرو در رعب جلال قیصری	دال بایں وقائع است مہر و لقد ز کی سلطنت شاہ یابد ز دبدبہ سکندری

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

[illegible] ... ۵ ۔ سال سے ریاست رامپور ... [illegible]

[illegible]

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

مدت طبع	ہر کالم	نصف کالم	ایک کالم	دو کالم	
ایک ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حق حق حق
ہوالخبیر
دبدبۂ سکندری رامپور
یوم مبارک دوشنبہ
۱۰ رجب المرجب ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۲۶ء

حضرات عارفان حق کے ارشادات

(ملحق بہ سابق)

بعدہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے اویس میرے لئے دعا کرو آپنے فرمایا ایمان میں خواہش اور ارادہ لازم نہیں ہے میں دعا مانگتا ہوں اور ہر نماز کے تشہد میں کہتا ہوں اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات یعنی اے اللہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخشدے جب تم دنیا سے باایمان جاؤگے میری دعا تمہیں ملے گی ورنہ میں اپنی دعا کو ضایع نہ کرونگا پھر حضرت سیدنا فاروق اعظم وصیت کے خواستگار ہوئے حضرت سیدنا اویس نے فرمایا کہ اے عمر خدا کو بھی جانتے ہو حضرت عمر نے کہا ہاں حضرت سیدنا اویس نے کہا بس یہ وصیت ہے ابھی اور کوئی وصیت ہے کہ تم سوائے خدا کے اور کسی کو نہ پہچانو پھر حضرت سیدنا عمر نے کہا اور فرمایئے حضرت سیدنا اویس نے پوچھا اے عمر خدا آپکو جانتا ہے آپنے کہا ہاں حضرت سیدنا اویس نے کہا اگر سوا خدا کے اور کوئی تمہیں نہ جانے تو تمہارے واسطے بہتر ہے پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ تھوڑی دیر یہاں قیام کریں تو میں آپکے واسطے کوئی چیز لاؤں حضرت سیدنا اویس قرنی نے یہ سنکر اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دو درہم نکالے اور کہنے لگے یہ میری شتربانی کی کمائی ہے اگر آپ اس امر کی ضمانت کر لیں کہ میری زندگی باقی ہے کہ یہ درہم میرے صرف میں آجائیں تو البتہ مجھے اور کسی چیز کی ضرورت ہو ورنہ یہی کافی ہیں پھر کہا یہاں تشریف آوری میں آپ دونوں حضرات کو بڑی تکلیف ہوئی اب واپس ہو جایئے کیونکہ زمانہ قیامت کا بہت نزدیک ہے وہاں پھر ملاقات ہوگی اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو پھر ہم اور آپ کبھی جدا نہ ہونگے اسوقت مجھکو توشۂ قیامت کی فکر کی وجہ سے فرصت نہیں ہے میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ جب یہ حضرات یہاں سے واپس ہوئے حضرت سیدنا اویس کی عظمت لوگوں کے ذہن نشین ہوئی اور تعظیم کرنے لگے آپ مخلوق کے ازدحام سے پریشان ہوکر کوفہ جاکر سکونت گزین ہوئے جب سے آپ کوفے میں آئے کسی نے آپکو سوا ہرم بن حیان کے نہیں دیکھا جیسے ہرم نے شفاعت اویس کا تذکرہ سنا تو مشتاق دید ہوئے تھے تلاش کرتے ہوئے کوفے میں آئے اور فرات کے کنارے آپکو کپڑے دھوتے ہوئے اور وضو کرتے ہوئے پایا ہرم کہتے ہیں کہ جو اوصاف میں نے آپکے سنے تھے معاینہ کرکے پہچانا اور السلام علیکم کیا حضرت سیدنا اویس نے جواب میں وعلیکم السلام کہا اور میری طرف مخاطب ہوئے میں نے مصافحہ کا ارادہ کیا مگر آپ نے ہاتھ نہ دیا میں نے کہا رحمک اللہ یا اویس وغفرلک اے اویس اللہ تم پر رحم کرے اور بخشے مجھکو اویس کی ناتوانی پر رحم آیا اور رونے لگا حضرت بھی میرے ساتھ رو دیا کئے پھر فرمایا اے ہرم بن حیان تم یہاں کیونکر آئے میں نے پوچھا پہلے یہ فرمایئے کہ آپکو میرا اور میرے باپ کا نام کس طرح معلوم ہوا حالانکہ سوا آج کے آپ نے کبھی مجھے نہیں دیکھا تھا حضرت نے کہا کہ مجھے اللہ نے خبر دی اور میری روح نے تیری روح کو پہچانا اس لئے کہ ارواح مومنین باہم آشنا ہوتی ہیں ہرم کہتے ہیں کہ میں نے درخواست کی کہ کوئی حدیث بیان فرمایئے آپ نے جواب دیا کہ میں نے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت نہیں کی ہے دوسروں سے اوصاف سنے ہیں اور میں محدث بننا نہیں چاہتا ہوں اسلئے کہ مجھے اپنے شغلوں سے فرصت نہیں ہوتی پھر میں نے کہا کوئی آیت پڑھیے مجھے آپکی زبان سے سننے کا شوق ہے آپنے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہا اور دیر تک مضطربانہ روئے پھر کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی نہیں پیدا کیا میں نے جن وانس کو مگر عبادت کرنے کے لئے

وما خلقنا السماء والارض وما بینھما لاعبین

اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں میں موجود ہیں

وما خلقناھما الا بالحق ولکن اکثرھم لا یعلمون

انہ ھو العزیز الرحیم نہیں پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین کو مگر ساتھ حق کے لیکن اکثر ان کے نہیں جانتے ہیں تحقیق وہی ہے عزیز اور رحیم۔ اسکو پڑھکر آپ نے ایسی چیخ ماری کہ میں سمجھا اب مجنون ہو گئے پھر مجھے فرمانے لگے کہ تجھے یہاں کون چیز لائی میں نے کہا آپکی دوستی فرمایا میں باور نہیں کرتا کہ جو خدا کو دوست رکھتا ہے کسی دوسرے سے دوستی کرے۔ میں وصیت کا طالب ہوا فرمایا موت کو سرہانے رکھکر سویا کر یعنی موت کو بالکل قریب جان اور جب بیدار ہو تو زائد امید نہ رکھو اور چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ جان کیونکہ گناہ کو چھوٹا سمجھنے سے خدا کا چھوٹا سمجھنا لازم آتا ہے

مملکت آصفیہ حیدرآباد دکن

جشن سالگرہ ہمایون تاجدار دکن

اعلیحضرت لفٹننٹ جنرل ہز اگزالٹڈ ہائنس محی الملت والدین سلطان العلوم میر عثمان علی خان صاحب بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک مظفر الممالک آصفجاہ سابع جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ بی۔ ای۔ تاجدار دکن خلد اللہ ملکہ کی سالگرہ ہمایون کا جشن جمشیدی یکم رجب المرجب ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۲۶ء کو مملکت آصفیہ میں نہایت دھوم دھام سے منایا گیا جسکی پہلے خبر دی جا چکی ہے اڈیٹر دبدبۂ سکندری اپنی اور اپنے تمام ناظرین کرام کی جانب سے بصد خلوص وعقیدت مبارکباد پیش کرتا ہے اور دست بدعا ہو کر

این جشن و ہزار جشن دگر
بر ذات گرامیت مبارک

یہ روئداد جشن مبارک شائع کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔

صبح ۱۴ دسمبر کو جشن سالگرہ ہمایون میں فتح میدان میں فوجی نمائش ہوئی۔ فوجیں نیم دائرہ کی شکل میں صف آرا تھیں۔ اور جب اعلیحضرت شاہی خاندان کے ارکان اور دیگر اعیان کے ساتھ تشریف لائے تو رائل سیلوٹ کا عمل ادا کیا گیا۔ بعد توپ خانے سے ۱۰۱ توپوں کی سلامی سر کی گئی اسکے بعد فوجیں اعلیحضرت کے حضور سے گذری گئیں اور حضور پر نور فوج کا سلام لیتے گئے اس سال پہلی مرتبہ ہے کہ فوج کی کمان مملکت کے ولیعہد **عالیجناب نواب میر حمایت علی خان صاحب** اعظم جاہ بہادر نے اپنے قبضہ میں لی۔ اسکے بعد فوجوں نے اپنے ہتھیار نیچے رکھ دیئے۔ اور اعلیحضرت کے لئے تین نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔ اسکے بعد فوج نے شاہی سلامی دی اور بخیر و مسرت تقریب ختم ہوئی۔

سالگرہ مبارک کا ڈنر

۱۴ دسمبر کی شب کو باغ عامہ میں تقریب سالگرہ مبارک شاہی ڈنر ہوا جس میں تقریباً چار سو مہمان شریک تھے۔ ڈنر کے بعد دربار ہوا جس میں اعلیحضرت نے مہمانوں کی نذریں قبول فرمائیں۔

۱۵ دسمبر کی سہ پہر کو ساڑھے تین بجے نظام کالج کے میدان میں بوائز سکاؤٹ کی پریڈ ہوئی۔

بلارشاہ ریلوے لائن کا افتتاح

۱۵ دسمبر کو دن کے ۱۰ بجے اعلیحضرت تاجدار دکن خلد اللہ ملکہ نے مع شاہزادگان والا شان بذریعہ اسپیشل ٹرین آصف آباد روڈ اسٹیشن پر نزول اجلال فرما کر مسٹی پیٹ بلارشاہ ریلوے لائن کا افتتاح بدست مبارک فرمایا۔ بہنگام نزول اجلال حسب معمول تمام ... وغیرہ اور شیخ کے افسر وغیرہ نے نہایت تپاک سے اعلیحضرت کا استقبال کیا اور خاندان شاہی کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ایک گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ اعلیحضرت تاجدار دکن مع اراکین خاندان شاہی کے ایک آراستہ کھلی گاڑی میں بصد رونق افروز ہوئے جہاں لائن پر جھنڈیوں کا ایک بند لگا ہوا تھا یہاں جناب مسٹر سی ڈبلیو لائیڈ جونز سی آئی ای ایجنٹ و چیف انجینیر نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے نے اعلیحضرت کی خدمت میں ایک طلائی قینچی پیش کی جس سے آپ نے بند کو قطع کر دیا جس سے اس امر کا اظہار مقصود تھا کہ لائن کا باقاعدہ افتتاح ہو گیا۔ جو کام آج جاری ہوا ہے اسکی اسکیم ریلوے انجینیروں کے سامنے گذشتہ نصف صدی سے تھی جو امسال تکمیل میں پہنچی جسکی ہم نہایت مسرت سے اعلیحضرت تاجدار دکن کو مبارکباد دیتے ہیں۔

اعلیحضرت تاجدار دکن کلکتے میں

بلارشاہ ریلوے لائن کا افتتاح فرمانے کے بعد ہی سے اعلیحضرت تاجدار دکن بذریعہ اسپیشل ٹرین کلکتہ روانہ ہوئے جس کے انتظامات کے لئے عالیجناب نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر سیاسیات و عالیجناب نواب اکبر یار جنگ بہادر صدر عالیجناب نواب علی نواز یار جنگ بہادر کلکتہ روانہ ہو چکے تھے اور نیز ۱۳ دسمبر کی شام کو ایک اسپیشل ٹرین جس میں تقریباً تین سو فوجی جوان اور دیگر ملازمین تھے کلکتہ روانہ ہو چکے تھے۔ اعلیحضرت بنفس نفیس خلد اللہ ملکہ نے ۱۸ دسمبر کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے بذریعہ اسپیشل ٹرین ہوڑہ اسٹیشن پر نزول اجلال فرمایا جہاں ہزارہا آدمی استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ نواب شوکت علی صاحب رامپوری نے اس استقبال کا اہتمام کیا تھا ہجوم اس قدر زیادہ تھا کہ اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ کو ہوڑہ روڈ کے چوک سے دوسرا راستہ اختیار فرمانا پڑا۔ اور اعلیحضرت موٹر پر سوار ہو کر بیلویڈیر دربار تشریف لے گئے جہاں اعلیحضرت نے ... پیلس میں نزول اجلال فرمایا۔ اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ اعلیحضرت کا یہ سفر مبارک ۲ ہفتہ کا ہے۔ اور اول ہفتہ جنوری ۱۹۲۷ء میں بلدہ کو تعالی مراجعت فرمائے دارالسلطنت ہونگے ہماری دعا ہے کہ اعلیحضرت کا یہ سفر عافیت و مسرت و کامرانی سے ختم ہو اور حضور بسلامتی بخیریت رونق افزائے دار الحکومت ہوں۔ آمین۔

حیدرآباد میں گورنر مدراس کی دعوتیں اور روانگی

لارڈ و لیڈی گوشن کے حیدرآباد پہنچنے کی خبر پہلے دی جا چکی ہے۔ کنگ کوٹھی مبارک میں آپکے اعزاز میں ڈنر دیا گیا جس میں آنریبل ریزیڈنٹ

بہادر و دیگر حکام کے علاوہ دو ارکین و امرائے سلطنت شریک تھے۔ ... میں ہی ذکر ہوا جس میں اعلیٰحضرت خسرو دکن اور شہزادگان والا تبار کے علاوہ ارکین سلطنت و امرائے سلطنت بھی مدعو تھے۔ ۵ ... کو قلعہ گولکنڈہ کی سیر فرمائی جہاں نواب حاجی سر افسر الملک بہادر کی طرف سے چائے کی دعوت دی گئی۔ ۲۲ دسمبر کو قصر فلک نما کی سیر ہوئی ... کی شب کو سکندرآباد سے روانہ دولت آباد ہوئے۔ جہاں ایلورا کی غاریں ملاحظہ فرمائینگے جس کے لئے مولوی غلام یزدانی صاحب وہاں سرکار عالی کی طرف سے پہنچ گئے ہیں۔

دکن کا نیا ناظم طبابت

کرنل مارین ولک آئی۔ ایم۔ ایس کی خدمات سرکار عالی نے نظامت طبابت پر تین سال کے لئے حاصل کئے ہیں۔ جو ہفتہ کرسمس میں آکر جائزہ حاصل کرینگے۔

دارالریاست مصطفے آباد عرف رامپور

دو حسرتناک واقعات رحلت

(۱) ۳۰ رجب ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۷۔ دسمبر ۱۹۲۸ء یوم دوشنبہ کو چودھری محبوب خان بہادر سید رضا حسین صاحب چیف کمشنر ریاست رامپور نے انتقال کیا۔ مرحوم نے نہایت تندہی اور قابلیت سے اپنے اہم فرائض انجام دئیے جس کی وجہ سے ہم کو ایک لائق و تجربہ کار بے لوث سرکاری افسر کی وفات پر افسوس ہے۔ ۱۸ کی صبح کو مرحوم مقبرہ ... اصل اللہ شاہ صاحب میں دفن کئے گئے۔ غفور الرحیم مرحوم کی مغفرت فرمائے اور مرحوم کے اعزا کو جنکے ہم کامل ہمدرد ہیں صبر کی توفیق بخشے۔

(۲) ۱۸ رجب مطابق ۲۱ دسمبر یوم جمعہ کو صبح کے وقت خواجہ صادق حسین صاحب انسپکٹر مدارس ریاست نے ایک مختصر علالت کے بعد انتقال کیا۔ آپ ایک نہایت محنتی دل گداز وفا شعار انسپکٹر مدارس تھے اور جن ذمہ داریوں کو آپ نے ہمیشہ نہایت جانفشانی سے انجام دیا جس سے اوپر پبلک آپ سے خوش رہی تو اوپر حکام کی نظروں میں بھی آپ ہمیشہ پسندیدہ ثابت ہوئے۔ ۲۲ کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد کے صحن میں ... احاطہ حضور تحصیل میں نماز جنازہ پڑھی اور احاطہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ میں مرحوم سپرد خاک کئے گئے۔ جنازہ کے ساتھ کثرت سے مسلمان تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر دے۔

عرس سرکار اعظم خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ میں شرکت کے لئے یہاں سے بہت سے صاحب متعدد لوگ گئے اور بہت سے ...

اہل دل بھی مدعو تھے۔ شہر میں کئی روز تک اکثر مقامات میں حضرت اقدس کی فاتحہ کے جلسے ہوتے رہے اور قوالیاں سننے میں آئیں۔

موسم نہایت سرد ہو رہا ہے۔ انتہائی سردی سے سابقہ ہے۔

سررشتہ دار صاحب صدر کی اہلیہ محترمہ کی وفات

ہم کو نہایت افسوس کے ساتھ معلوم ہوا کہ ہمارے دیرینہ محترم و مکرم جناب مولوی منشی محمد مشفع احمد صاحب قادری سررشتہ دار صدر ریاست رامپور دامت معالیہم کی اہلیہ محترمہ نے بدایوں میں انتقال کیا جو بدایوں ہی میں رہا کرتی تھیں۔ رفیق زندگی کی مفارقت اور پیرانہ سالی میں یہ ایک ناقابل برداشت تکلیف ہے لیکن مشیت ایزدی میں بجز صبر و شکر کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔ ہم کو جناب مولوی صاحب موصوف سے دلی و پُر خلوص ہمدردی ہے اور ہم دست بدعا ہیں کہ مولٰے عز و جل مرحومہ کی مغفرت فرما کر ان کو جنات عالیات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر۔

چند باوضع مقامی ہمدردان کرام کا ذکر خیر

اگرچہ زمانہ کی الٹ پھیر بموجب ارشاد ایزدی کہ "ہم لوگوں کے درمیان دنوں کو ادلتے بدلتے رہتے ہیں" ہر ہستی کے ساتھ وابستہ ہے لیکن مبارک ہیں وہ ہستیاں جو کسی نہ کسی طرح اپنی شریفانہ وضع نباہ اپنے محبین و مخلصین کے ساتھ کرتی رہتی ہیں۔ آج اس سلسلہ میں چند باوضع مقامی ہمدردان کرام کے ذکر خیر سے ان سطور کی زینت بڑھائی جاتی ہے۔

(۱) عالیجناب صاحبزادہ محمد عبد الصمد خان صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای چیف سکریٹری گورنمنٹ رامپور جس طرح والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے رسم و راہ رکھتے تھے اسی نظر نوازش سے مجھے ابتک دیکھتے رہے ہیں۔

(۲) عالیجناب صاحبزادہ محمد عبد المجید خان صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای ریونیو سکریٹری یہ جان کر کہ یہ گھر ریاست کا قدیمی شریفانہ جذبات سے دیکھنا اور بہی خواہ رہا ہے اور آج تک ریاست کی کوئی کوتاہی اس سے سرزد نہوئی سلام قبول فرمالیتے ہیں اور جس طرح والد صاحب سے ملتے تھے اسی طرح لگا ہے مجھے سرفراز فرمایا کرتے ہیں۔

(۳) عالیجناب خانصاحب منشی محمد ارشاد اللہ خانصاحب بہادر ڈسٹرکٹ و سشن جج کو خدا نے ایسی عقل سلیم و طبع متین عنایت کی ہے کہ اسلاف کرام کی روایات کو نہ صرف زندہ بلکہ ان کو چار چاند لگا کر اپنی ہونہاری کا ثبوت دیا ہے اور اپنے اکابر و محبین کے جو تعلقات جس طرح تھے ویسے ہی قائم و برقرار رکھے۔ (باقی پھر)

لطف سخن

لمعات محسن

از نتائج افکار گہربار جناب ماسٹر محمد عبداللہ صاحب محسن حافظ دفتر سشن ججی منشی گری زاد اللہ مراتبہم

اسیر قید پندار اک جہاں نام و نعم سے ہے
غریق بحر انوار آسمان ابر کرم سے ہے

رہے قائم ہمیشہ دور دورہ تیرا اے ساقی
کہ میخانے میں یہ رونق ترے ہی دم قدم سے ہے

بصیرت کے اگر جوہر سے دل پُر نور ہو جائے
تو یہ اک آئینہ بہتر ہزاروں جام جم سے ہے

سحر کیا چشمۂ خورشید سے منہ دھو کے آئی ہے
کہ بوئے سوز گل پیدا نسیم صبحدم سے ہے

بجا ہے صد ہزار دم محبت کا گلہ دل کو
کہ یہ کم بخت بیحد مضطرب صدمات غم سے ہے

مٹائے لاکھ مرہم زخم الفت مٹ نہیں سکتا
لب زخم جگر یوں ہمزبان تیغ ستم سے ہے

بتائیں خضر رستہ صاف سالم گمرہوں کو
کہ راہ عشق وابستہ سراسر پیچ و خم سے ہے

بت آئینگی سے حق بینی کی یہ دل پر ہو گیا روشن
اگر انداز خود بینی کی یہ راہ وہم سے ہے

بچھے کوئے بتاں میں جوش وحشت کھینچ لیجائے
کہ اس جنگل میں مثل گل خوش اندازی بھی دم سے ہے

بھری محفل میں بیٹھے نغمۂ توحید گاتے ہیں
ہوئی ہر تار رگ ہمساز اپنی زیر و بم سے ہے

مٹا آئینۂ حیرت سے داغ سوز یاس آخر
کہ رخ امید پیدا پردۂ دامان غم سے ہے

زہے قسمت جو روضے سے پیمبر کے مشرف ہو
صبا کچھ پھول لائی ہے چمن گلزار ارم سے ہے

بھرے کیونکر نہ دم سوز محبت کا بھلا محسن
کہ شمع دل مری روشن ہوئی شمع حرم سے ہے

یا حبیب

از نتائج کلک گہر سلک منشی محمد صابر حسین خانصاحب صابر قادری اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مندرجہ ذیل اشعار میرے چھوٹے حقیقی برادر کے وہ جذبات قلبی ہیں جو روزنامہ سیاست لاہور کو پڑھتے رہنے سے ان کے قلب میں پیدا ہوئے ہیں جنکو انہوں نے محترم و مکرم جناب سید حبیب صاحب مدیر سیاست کی نسبت سپرد قلم کیا ہے۔ اگرچہ بھائی صابر حسین کو عالیجناب نوابزادہ سید شبیر علیخانصاحب بہادر خلف عالیجناب نواب ... فرمانروائے رامپور رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل ہے لیکن وہ اپنے جذبات بجنسہ پیش کرنا چاہتے ہیں اسلئے میں یہ اشعار بجنسہ شائع کرتا ہوں اور مسرور ہوں کہ میرے گھر میں محترم سید حبیب صاحب مدیر روزنامہ سیاست لاہور کا ایک سچا مخلص پیدا ہو گیا جسکے لئے میں محترم مولانا کو قابل مبارکباد تصور کرتا ہوں اور یہ سب کچھ انکی سچی خدمات ملت کا ایک مبارک نتیجہ ہے (مدیر)

یا حبیب!

ترا سکہ رواں ہے آج دنیائے صحافت میں
حبیب محترم ہے تو تری شوکت کا کیا کہنا

تو ہی اسلام کا حامی تو کفریات کا ماحی
تو خورشید احمدی ہے تری وحدت کا کیا کہنا

تجھے پروا نہیں دشمن ہیں کتنے جلنے والے
ہتھیلی پر ہے سر تیرا تری جرات کا کیا کہنا

ترا فیض علم و فضل ہے اخبار ہے تیرا
مسلمانوں کو چونکایا تری ہمت کا کیا کہنا

تو سچا رہبر مسلم تو سچا قوم کا خادم
حق و باطل بتایا ہے تری خدمت کا کیا کہنا

تو تنہا تو ہی بجلی ہے چمکتے دین و ایمان سب
نبی اللہ تعالیٰ کی نعت ہے تری صولت کا کیا کہنا

ترا اخبار سنی ہے تو خود سنی ہے سنی گر
فدا دین و مذہب ہے تری الفت کا کیا کہنا

تو اپنے عزم میں مضبوط اپنے قول میں راسخ
منا تیری ہی لو سے ہے تری آفت کا کیا کہنا

ترے دل میں ہے جو جذبہ زباں ترجمان اس کی
جو ہے ظاہر وہ ہے باطن تری طینت کا کیا کہنا

ظفر جا کر ہے تیرا تو مظفر حق کی رحمت سے
رسالت کا ہی حامی ہے تری نصرت کا کیا کہنا

دعا صابر خستہ کی ہے یارب دین و دنیا میں
ترا اقبال یاور ہو تری عزت کا کیا کہنا

مولانا محمد علی کی سیاحت بغداد

۲۶-نومبر کو مولانا محمد علی صاحب رامپوری جو ہندوستان کے مسلم لیڈر اور مشرقی تحریک کے ایک ستون کی حیثیت رکھتے ہیں شام کی سیاحت سے واپس ہوتے ہوئے بغداد واپس حاضر ہوئے ابھی مولانا شہر سے دور ہی تھے کہ فلوجہ کی راہ پر موٹروں کی ایک قطار جا پہنچی جنمیں معززین شہر سوار تھے سب سے آگے اُستاد ثعالبی تھے بقیہ لوگوں میں قابل ذکر اصحاب حسب ذیل تھے۔ اُستاد فہمی بک امین جامعہ آل بیت۔ اُستاد عطاء اللہ آفندی خطیب نائب کویت۔ شیخ عمر کردی سابق مفتی مدینہ منورہ (نمائندہ از طرف ملک علی) سید حسین افنان (نمائندہ از طرف حکومت) مولانا سید محی الدین صاحب نقیب برادر حضرت سید نقیب الاشراف صاحب قبلہ (سید صاحب کے ساتھ خاندان نقابت کے اکثر افراد اور شہر کے دوسرے معززین اور بعض ہندوستانی باشندگان عراق بھی تھے) مولانا جب کسٹم ہاؤس میں پہنچے تو تمام استقبال کرنے والوں کو سلام کیا! اسکے بعد درگاہ معلےٰ حضور پرنور محبوب اکرم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر دوبری زبردست استقبال ہوا اور وہیں آپ حضرت جناب سید محمود صاحب قبلہ نقیب الاشراف و سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ دامت برکاتہم کے مہمان ہوئے اسکے بعد ہر طرف سے لوگ آتے تھے مولانا آنے والوں سے بڑے اخلاق سے ملتے تھے۔ ملک فیصل شاہ عراق کو جب معلوم ہوا تو اگرچہ وہ ملک کے اندرونی حصوں میں دورہ کرنے کیلئے سفر کی تیاری میں تھے لیکن اپنا سفر ایک دن کے لئے ملتوی کر دیا تاکہ پبلک کے ساتھ ہندوستان کے اس مسلم لیڈر کے استقبال میں شریک ہوں منگل کی شام کو شاہی دربار میں ایک شاہانہ ضیافت کا انتظام کیا گیا جس کے صدر مقام پر شاہ فیصل اور ان کے سامنے ان کے بھائی ملک علی بیٹھے۔ اس مجلس میں مولانا محمد علی اور ان کے ساتھی کے علاوہ حسب ذیل اصحاب شریک تھے۔ رستم بک ... صدر دفتر شاہی زعیم جلیل۔ سید عبد العزیز ثعالبی استاد فہمی بک مدرس نوری پاشا سعید وزیر دفاع حضرت جناب سید محمود صاحب قبلہ نقیب الاشراف و سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ دامت برکاتہم سید محی الدین توفیق بک سویدی وزیر تعلیمات۔ سید حسین افنان مدیر تشریفات۔

شاہی دسترخوان پر جو گفتگو ہوئی اسکا تعلق زندگی کے کل شعبوں میں اسلامی اصلاحات کی تحریک سے تھا مولانا نے اس سلسلہ میں جن خیالات کا اظہار کیا۔ اسکا شاہ فیصل اور تمام حاضرین پر بہت اچھا اثر پڑا۔ مولانا نے فرمایا کہ ایک ایسی قوم کیا فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ جو ایک ہاتھ سے عمل کرتی ہے اور جسکا دوسرا ہاتھ شل ہو چکا ہے عورت کا اجتماعی تربیت میں ایک زبردست حصہ ہے لیکن افسوس کہ غلط پردہ کی وجہ سے وہ عضو معطل ہو چکی ہے۔ مولانا کی رائے میں اسلام نے عورت کو ایسا پردہ سکھایا ہے جس سے اس کی عصمت اور عفاف کی حفاظت ہو سکے نہ ایسا پردہ جس سے دماغ کو معطل سمجھے مختلف قسم کی گفتگو کے بعد یہ مجلس دس بجے تک باقی رہی اسکے بعد شاہ فیصل نے نہایت عزت و احترام کے ساتھ مولانا کو رخصت کیا اور مولانا خوشی خوشی درگاہ شریف واپس آگئے۔

بدھ کے روز شوالس کے جلیل القدر لیڈر اُستاد ثعالبی کے مکان پر دعوت ہوئی اس ضیافت میں بھی عراق کے معززین نے شرکت کی جن میں سے بعض کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔ یٰسین پاشا ہاشمی سابق رئیس الوزراء طہٰ بک ناظم التعلیمات۔ اُستاد فہمی بک عراق کے مشہور شاعر معروف آفندی رصافی۔ اُستاد عطاء اللہ آفندی خطیب ڈاکٹر ناجی بک اصیل شمس الدین نقیب مشہور وطنی اہل قلم نائل آفندی۔ مجلس ضیافت کے اختتام پر اُستاد معروف رصافی نے فی البدیہہ چند اشعار پڑھے جن میں مہمان مکرم کا استقبال کیا گیا اور مشرق کو استعمار کے پنجہ سے نجات دلانے کی تدابیر کی طرف اشارہ کیا گیا اشعار کا ترجمہ حسب ذیل ہے

میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں جسکے جواب کی امید ہے ہم یہاں ایک ایسا ہندی مجلس میں ہیں ایسا کبھی غلط الزام یا تہمت لگانے والوں میں سے نہیں ہوں جب کبھی ناچ ہندوستان کا نام سنتا ہوں تو خیال کرتا ہوں کہ وہ ایک ہاتھی ہے جو آہنی زنجیروں میں بندھا ہوا ہے جنہیں انگریزوں نے اسکو اپنا مطیع کر لیا ہے اور وہ غیر کا بوجھ لادے ہوئے انکا ہو گیا ہے ہاتھی پر بیٹھا ہوا ہے بوجھ کی گرانی سے کراہتا ہے بچارا اسکو انکس لگایا جاتا ہے اور وہ چلتا ہی رہا وجود گرانباری کے دوڑ لگتا ہی ہے میں خیال کرتا ہوں کہ ہاتھی میں بہت قوت ہے اور اگر وہ چاہے تو آزادی حاصل کر سکتا ہے۔ اگر یہ ہاتھی آمادہ ہو جائے اور اپنی قوت کو پیش کرے تو بڑے بڑے پہاڑوں کی چوٹیاں لرز جائیں اگر میں صحیح نہیں ہے تو پھر آپ کیا خیال فرماتے ہیں اگر ہاتھی کے بیٹر تعلق ہو تو اسکے تفصیلی جواب کا خواہشمند ہوں ہم بھی ایک مجمع (عراق) ہیں ہاتھی کے بعد جسکا تعلق عربی ہاتھی سے ہے اگر وہ ہاتھی آزاد ہو جائے تو ہم سب نجات پالینگے یہ مشکل ہو گئی آخر میں آپ کی خدمت میں دعلو پیر ہو جے ہوئے افراد کے نام سے تہنیت سلام عرض کرتا ہوں۔

مولانا کا معنی خیز جواب مولانا نے اسکا جواب دیا کہ آپ کی جانب سے یہی خوشی ہے کہ ہندوستان میں کیونکر شکار کیا جاتا ہے ایک ہاتھی کو ایسی غرض سے پالا جاتا ہے اور اسکو اچھی طرح تربیت دی جاتی ہے جب شکار کا موقع آتا ہے تو ایک بہت بڑی خندق کھودا جاتا ہے جسکو گھانس سے چھپا دیا جاتا ہے اسکے پاس ہاتھی کھڑا ہے جسکا شکاری کسی ہاتھی کو دیکھتے ہیں

مراسلات

(اڈیٹر کے لئے نامہ نگارون کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہین)

ایک نہایت اہم پیام ہندوستان کے تمام مسلمانون کے نام

(از جناب مدنی صمدی گورکھپور ا صبر یو پی)

برادران دینیا و مدیران مسلم جرائد ملک ہند دام ظلکم العالی۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مزاج اقدس

حسب ذیل تقرون کا درج کرنا لازم اور فرض ہے

اول یہ کہ عثمان پادشاہ والی دکن کو خلیفۃ المسلمین بنانا چاہئے

دوسرے یہ کہ تمام فرقہ ایک دل ہو کر اتفاق و اتحاد کر کے اسلامی کام حبل حضرت علی کے کرین تاکہ دنیا و دین درست ہو تمام دنیا مین اسلام ہو جاوے۔ جیسا کہ اللہ تعالے اپنے کلام پاک پارہ (۱۴) مین ارشاد فرماتا ہے (قال ہذا صراط علی مستقیم) دیگر آیہ پارہ (۲۶) سورہ حجرات رکوع اول انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون۔ فقط والسلام علی من اتبع الہدیٰ سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین۔

دعاگو

خادم المسلمین و خادم المومنین و خادم الاقوام مدنی صمدی گورکھپور اعظم یو پی ملک ہند

میرٹھ مین پنجابی سوداگران کانفرنس منعقد ہوگی

تیسرا اجلاس

(از جناب چودھری اشتیاق احمد صاحب میونسپل کمشنر بریلی و ناظم پنجابی سوداگر کمیٹی صوبہ متحدہ)

امسال پنجابی برادران میرٹھ نے پنجابی کانفرنس صوبہ متحدہ کو مدعو کیا ہے امید کہ ہر مقام سے پنجابی برادران بغرض شرکت کانفرنس بتاریخ ۱۲ اور ۱۳ جنوری ۱۹۲۴ء کو شرکت فرماینگے۔ اور اپنی جماعتی ترقی اور اصلاحی کوششون مین نہایت سرگرمی سے حصہ لیکر کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش فرماینگے۔ جو صاحب بغرض شرکت صوبہ پنجابی کانفرنس تشریف لا رہے ہین وہ تشریف آوری سے ایک ہفتہ قبل بذریعہ پوسٹ کارڈ خاکسار اشتیاق احمد میونسپل کمشنر بریلی کو اور دوسرے کارکنان کے ذریعہ سے چودھری وجیہ الدین صاحب سوداگر تجارہ بازار دوسعد بازار میرٹھ کو اطلاع دین تاکہ منتظمان کانفرنس کو صحیح اندازہ ہو سکے۔ اور منتظمین کو سہولت ہو۔ جو صاحب کوئی تجویز کانفرنس مین پیش کرنا چاہین۔ وہ تجویز تحریر فرما کر خاکسار اشتیاق احمد کو قبل سے ارسال کر دین۔

بروقت آواز

(ایک انصاف پسند نامہ نگار کے قلم سے)

ویسرائے ہند لارڈ ریڈنگ نے یورو پین ایسوسی ایشن کی خارج کلکتہ کے ڈنر کی تقریب پر جو تقریر کی وہ ارباب بصیرت کے نزدیک بروقت آواز کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ اسوقت ہندوستان کا انتہا پسند طبقہ جس رو مین بہ رہا ہے وہ اسقدر خطرناک ہے کہ اگر اوسمین بہنے والون کو نتائج و عواقب سے بروقت آگاہ نہ کیا گیا تو یہ ایک قسم کی شدید فروگذاشت ہوگی۔

جناب ویسرائے نے اپنی محولہ بالا تقریر کے دوران مین کہا کہ گذشتہ دو یا ۳ ہفتون کے تجربات نے یہ بات بالکل واضح کر دی ہے کہ جو لوگ مظاہرون کی تنظیم کرتے ہین وہ گو بذات خود تشدد کی مذمت کرتے ہین مگر جب تشدد عملی صورت اختیار کرنے لگ جاتا ہے تو وہ اون حرکتون کو جنہین انھون نے برانگیختہ کیا تھا تا بو مین رکھنے سے قاصر ثابت ہوتے ہین۔ جو لوگ اس قسم کے تند اور خطرناک مظاہرون کا انتظام کرتے ہین انکے دلی مقاصد خواہ کچھ ہون مگر ایسا کرنے سے بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان حالات مین گورنمنٹ کا یہ نہایت ضروری فرض ہو جاتا ہے کہ وہ ان مکروہ واقعات کے روکنے کیلئے جو کاروائی ضروری سمجھے کرے۔

یہ ہین وہ الفاظ جو جناب ویسرائے کی زبان سے نکلے ہین اگرچہ ہم خواہی نخواہی تعصب سے کام نہین تو ہمین تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جناب ویسرائے نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل درست اور بجا ہے اسمین کوئی شک نہین کہ موجودہ حکومت ایک غیر ملکی حکومت ہے مگر کیا یہ حقیقت نہین کہ ہمیں سوراج کے زمانہ مین بھی اس قسم کے حالات مین ایسی ہی کارروائی کرنی پڑیگی۔ کوئی ایسی کارروائی جو آئین کے خلاف اور امن شکن ہو کسی حکومت کے نزدیک خواہ وہ ملکی ہو یا غیر ملکی مستحسن نہین ٹھہر سکتی اور یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے جسکے تسلیم کرنے مین کسی معقول پسند شخص کو مجال انکار نہین۔

آگے چلکر اسی تقریر مین جناب ویسرائے نے کمیونزم کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ صنعتی جھگڑون مین جو اضطراب انگیز واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ وہ کمیونسٹون کی سرگرمیون کا نتیجہ تھے۔ ہندوستان

بھی اس قسم کے فلسفہ کے اثرات زیادہ نہیں ہیں۔ ہندوستان نے بھی باقی ممالک کی طرح بلکہ شاید ان سے زیادہ اپنی زندگی کو جامد و مجلس رواج اور عقائد پر مبنی کیا ہے۔ اصلاح ایک اور چیز ہے اور انقلاب ایک اور چیز ہے۔ اگر بدقسمتی سے ہندوستان کی حدود کے اندر انقلاب رونما ہو گیا تو ہندوستان کو اپنی قدیم اور روایتی زندگی اسکی قیمت میں دینی پڑیگی۔

اسی سلسلہ میں جناب اسپیکر نے بھی کہ اسمبلی کے پچھلے اجلاس میں کمیونزم کو دبانے کے لئے ایک بل پیش ہوا تھا۔ اس قسم کا قانون کمیونزم کی علامات کو دبا سکتا ہے مگر اسکی جڑوں کو نہیں کاٹ سکتا کیونکہ اسکا جسم تو ملحدانہ عادات میں ہوتا ہے اور وہ اپنی نشو و نما کے لئے کوئی میدان تلاش کرتا ہے۔

کمیونزم سے شاید دنیا کے دوسرے حصوں کو اتنا خطرہ نہ ہو جتنا ہندوستان کو ہے کیونکہ بدقسمتی سے اس ملک میں ایک ایسا طبقہ موجود ہے جو موجودہ حکومت کو بدل ڈالنے کے لئے ہر قسم کی کارروائی کرنا جائز سمجھتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ حکومت بدل جانے پر ملک اور اہل ملک کا انجام کیا ہوگا نیز یہ کہ ہمارے ہم وطنوں میں سے اکثر نا تعلیم یافتہ ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ جن لوگوں کے کہنے میں آتے ہیں انکا حقیقی مقصد کیا ہے اگرچہ یہ کہنا کہ بالشویک ایجنٹ کون کون ہیں مشکل ہے مگر اسمیں کوئی شک نہیں کہ وہ ہندوستان میں موجود ہیں اور جبتک ان کی جدوجہد کو روکنے کے لئے کوئی معقول اور مناسب انتظام نہ کیا جائے گا تب تک وہ ہندوستان کے امن و امان کے لئے خطرہ ثابت ہوتے رہینگے۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی کچھ قابل ذکر نہیں کہ ان لوگوں نے نوجوانوں کو اپنا آلۂ کار بنانا شروع کیا ہے اسلئے نوجوان طالب علموں کے والدین اور اتالیقوں کا فرض ہے کہ وہ ان کو خطرناک راہ پر گامزن ہونے سے روکیں۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱و۵)

بحکم جناب ایف رحمت جی اسکوائر جج خفیفہ بہادر بریلی
نمبر مقدمہ ۲۷۰ / ۶ سنہ ۱۹۲۸ء۔ بعدالت خفیفہ جج بریلی
لالہ جگناتھ ولد نولکشور قوم ویش ساکن بریلی محلہ بذریعہ مختار لال مدعی۔

بنام

مبارک شاہ خان ولد اکبر شاہ خان قوم پٹھان ساکن موضع کھاتا تحصیل ملک ریاست رامپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۹۵ کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ جنوری ۱۹۲۹ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کی حالت سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ ماہ دسمبر ۱۹۲۸ء جاری کیا گیا۔ (دستخط و مہر عدالت)

دستخط (بابو جمنا پرشاد صاحب) منصرم جج خفیفہ بریلی

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو عدالت ہذا سے سمن بایں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ وہ جبراً حاضر کرا دیا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

برقیات

کلکتہ میں قومی ہفتہ

۱۷ دسمبر کو پنڈت موتی لال نہرو کلکتے داخل ہوئے نہایت وسیع پیمانہ پر استقبال کیا گیا۔ پنڈت جی کانگریس کے صدر ہیں۔ آج ہی انڈین نیشنل کنونشن کا پہلا اجلاس ۲ گھنٹے تک ہوا ۲۲-۲۳ دسمبر کو آل پارٹیز کنونشن کے اجلاس کا افتتاح ہوا ۲ گھنٹے تک اجلاس ہوتا رہا۔ اسی اجلاس میں ڈاکٹر انصاری نے اپنا خطبہ صدارت پڑھا

قائم مقام گورنر یوپی

سر مالکم ہیلی بالقابہ چار مہینے کی رخصت پر ولایت جارہے ہیں انکے قائم مقام مسٹر جی ایم لیمبرٹ منتخب ہوئے ہیں جنہوں نے بحیثیت قائم مقام گورنر یوپی ۲۲ دسمبر کو شام کے ۶ بجے گورنمنٹ ہوس لکھنؤ میں حلف وفاداری لیا

خلاصۂ اخبارات

لاہور مین مسٹر سانڈرس کا قتل

صاحب پرتاب لاہور اپنی ۱۸ دسمبر کی اشاعت میں لکھتے ہین کہ ۱۷- دسمبر کو پیر کو ۵ - ۴ بجے شام کے دیانند ویدک کالج اور کچہری پولیس لاہور کے درمیان مسٹر جے پی سانڈرس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو موٹر سائیکل پر سوار جاتے ہوئے کسی شخص نے کنپٹی میں گولی ماردی جو بائیسکل سے گر کر مر گیا۔ اسپر تین چار گولیاں اور ماری گئیں۔ دو فرد پولیس سے سی مین سنگھ صاحب جنٹ پولیس نے نکل کر قاتلون کا تعاقب کیا جو دونون جوان بتلائے جاتے ہین اسپر انھون نے لوٹ کر اسکے بھی گولی ماردی جو اسکے دل مین لگی اور وہ سخت زخمی ہوا۔ مگر باوجود خون فوارہ کی طرح بہ نکلنے کے اوس نے قاتلون کا دیانند کالج کے دروازہ اور بورڈنگ ہاؤس تک پیچھا کیا جہان ایک ... مین ایک اور گولی ماردی اور وہ وہین گر گیا اور ہسپتال مین جاتے ہی مر گیا۔ اس واقع کی اطلاع ملنے پر تمام افسران پولیس مع مسٹر سکاٹ سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے جو دن بھر قصبہ مین بوجہ ... تھے پہونچ گئے۔ اور ڈی اے وی کالج اور بورڈنگ ہاوس کا پولیس نے احاطہ کر لیا۔ اور بہت رات تک کالج بورڈنگ اور ڈی اے وی سکول بورڈنگ کی تلاشی لی گئی۔ اور متصلا گروان بورڈنگ کی بھی تلاشی لی گئی۔ مگر کوئی ثبوت تا حال نہیں ملا۔ یہی خیال کیا جاتا ہے کہ دونون قاتل جنھون نے ... کا روتس چلائے تھے۔ آریہ کالج یا اسکے بورڈنگ ہاؤس مین گھس گئے۔ ان مین سے ایک کا اپنا بائیسکل تھا۔ اور دو نے پاس کی دوکان سے سائیکل اوٹھا لیا جسے تھوڑی دور جاکر چھوڑ دیا اور اندھیری مین روپوش ہوگئے۔ اسی سلسلہ مین ... اخبار پرتاب کے مکان کی بھی تلاشی لی گئی۔ اور ... کا بھی گرفتار کر لیا گیا ہی۔ آج ۱۰- دسمبر کو معلوم ہوا ہے کہ تین شخصون کو پولیس نے شبہ مین گرفتار کیا ہے جن مین سے دو مسلمان اور ایک ہندو ہے۔

ملک معظم

ملک معظم کی صحت کے لئے ہندوستان بھر کے ہندو مسلمان معابد مین دعائین مانگی جا رہی ہین اور ان دعاؤن کے اثرات ہین کہ ہز امپیریل مجسٹی ملک معظم قیصر ہند بفضل شافی حقیقی تدریجی طور پر صحت یاب ہو رہے ہین۔

ایک دور کی کوڑی لانیوالی بنگالی

صاحب کہا ہی لارڈ ... اور نعیم بنگال مین لارڈ گورنون کی تقلید کرتے ہوئے ...

دار العلوم معینیہ عثمانیہ کا سالانہ جلسہ

اخبار ریاست لاہور تحریر سید نثار احمد صاحب متولی درگاہ معلی معتمد دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف نے اجمیر شریف سے حسب ذیل برقی پیام ارسال فرمایا ہے "دار العلوم معینیہ عثمانیہ کا سالانہ جلسہ اور دار العلوم کے طلبا کا آخری امتحان حویلی تولیت مین زیر صدارت شاہ سلیمان پھلواروی منعقد ہوا اور مولانا حاجی سید سلیمان مسلم یونیورسٹی علیگڑھ نے پولیس (؟) کا امتحان لیا کامیاب طلبا کو اسناد و انعامات تقسیم کئے گئے۔ دار العلوم کے معتمد مولوی سید نثار احمد صاحب متولی درگاہ شریف نے سالانہ رپورٹ پڑھی طلبا کا دلچسپ مکالمہ ہوا جلسہ بڑا کامیاب ہوا اور اسکا اختتام اعلحضرت نظام دکن شہزادگان عالی تبار کی دعا پر ختم ہوا۔

عرس سرکار اعظم اجمیر شریف

عرس سرکار اعظم اجمیر شریف کے متعلق ابھی تک کوئی باقاعدہ رپورٹ اخبارات مین بامر نواز ہوا کہ کب ہوا اور کیسے تجمل سے ہوا؟ ہمارے نزدیک یہ ذمہ داری مسلم اخبارات کے ایڈیٹرون اور متولی صاحب درگاہ معلی پر عاید ہوتی ہے کہ مقدم الذکر اپنے نمایندے کیون وہان نہین بھیجتے اور موخر الذکر بزرگ بالالتزام اسکا اہتمام کیون نہین کرتے کہ عرس مبارک کی روئداد مکمل طریقہ سے اسلامی اخبارات کو بھیجا کرین۔ سرکار اعظم اجمیر شریف کا آستانہ مسلمانان ہند کا روحانی مرکز ہے حیف ہے کہ آج اسکے عرس شریف کی روئداد کا کوئی حرف اخبارات مین نہو۔ کیا جناب دیوان صاحب اس مسئلے پر توجہ دین گے۔ (ادیٹر)

عرس سیال شریف

سرگودھا کے ضلع مین جو پنجاب مین واقع ہے مسلمانون کے عظیم الشان اجتماع سے حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ کی سیادت مین منعقد ہوا اسی اجتماع مین قرار دیا گیا کہ یہ اجتماع عظیم آریہ سماج کے جوشیلے کارکنون کی سرگرمیون کو ہندوستان کے امن عامہ کیلئے نہایت ہی خطرناک قرار دیتا ہے جسکا نتیجہ حال ہی مین ... کلان ضلع مراد آباد مین مسلمانون کی کامل تباہی اور دو مسلمانون کی شہادت سے ظاہر ہوا ہے نیز شدھی سماچار دہلی مین آقائے مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان مین جو توہین آمیز مضمون شایع ہوا ہے اس سے مسلمانون کے دل زخمی ہو چکے ہین مسلمانون کا یہ اجتماع عظیم ارباب حکومت کے ذمہ دارون کو جتا دینا چاہتا ہے کہ ایسے مضامین کی اشاعت سے اگر کوئی ناگوار صورت ظاہر ہوئی تو اسکی ذمہ داری "شدھی سماچار" کے طابع و ناشر اور دوسرے آریہ سماج کے جوشیلے ناعاقبت اندیش کارکنون پر عاید ہوگی" اسکے بعد دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و عافیت ختم ہوا۔ (ایڈیٹر دبدبۂ سکندری) حضرت جناب سجادہ نشین صاحب قبلہ سیال شریف کی اس مذہبی بیداری اور احتجاج پر آپکا شکریہ ہے اور مسلمانون کی آرزو یہی ہے کہ اس قسم کے بے نتیجہ فسادات اور شرانگیزیان

امرکا لے رنگ والی کو صد آفرین ہی کہیے

کیونکہ اس نے لاکھون نا امیدون کو امید دلائی۔ لاکھون خود کشی پر آمادہ ہو نیوالون کو ڈھارس دیا جنکے دن آجڑے ہوئے اور تاریک گھرون کو آباد اور روشن کیا اب لاکھون مخلوق اسکے دست شفقت سے فیض اٹھا رہے ہین۔

کیا آپ بتا سکتے ہین کہ یہ کون ہے

یہ عقربات سرتاج عالم آتنک نگر گو بیان مین ہر لحظہ ہے تو کالی رنگ نصف صدی سے ہندوستان اور غیر ممالک کو سیراب کر رہی ہین۔

نعمت یہ بھی ہے۔ خون اور منی کی خرابی کثرت احتلام نامردی۔ پیٹ کی ہر قسم کی شکایت درد وغیرہ امراض کو دور کرکے اصلی طاقت و توانائی و قوت مردمی بخش کر لاکھون مریضون کو خود کشی سے بچا یا ہے اور بے اولاد کو اولاد دیکر انکے گھر کو روشن کیا ہے آپ ضرور ایک دفعہ تجربہ کرین قیمت دوا و طعام کی غرض سے فی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے

طلاء واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھون کی بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہین اور بالکل نامرد ہو گئے ہون بہت سے طلاؤن مین بھی پیسہ خرچ کرکے کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے ہون اون کو چاہیے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتے کے اندر دائمی صحت حاصل کر لین قیمت فی شیشی صغیرہ ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

پتہ

وید شاستری منی شنکر گوند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

کتب خانہ فاروقی ریاست رامپور کی نایاب کتابین

تواریخ آئینہ تصوف حضرت مصنف سلیم جو سلسلہ چشتیہ خاندان کے تاریخی حالات مصنفہ جناب مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی قادری قدس اللہ سرہ علیہ نے اپنی تحقیق سے اس کتاب مین جمع کیا ہے اور زمانہ کی سلسلہ وحقیقت اسکی ملنا ممکن نہین اسکی جامع کتاب بہتری موجود نہین ہندوستان کی بڑی بڑی لائبریریون مین اسکی قدر ہے آپ بھی اسکو منگا کر دیکھ لیجئے بڑا ساز کے سپید کاغذ پر ۸۰۰ صفحات پر شائع ہوئی ہے قیمت مع محصول ڈاک ...

قرابادین کوکبی مجربات غوثی اس کتاب کو نواب بہادر رئیس بھوپال نے تالیف کیا ہے جسمین ثابت کیے یونانی دواؤن کے مجرب نسخہ جات درج ہین حضرت کی تصنیف ہونیکی حیثیت سے اسکا لازم ہے کہ یہ کتاب ہر ایک کے پاس رہنا چاہیے سفید ولایتی کاغذ پر نہایت عمدہ چھپی ہے قیمت مع محصول ڈاک ...

ہفتخوان شوکت حضرت شوکت میرٹھی کے بہترین اشعار ہین ادبی ذوق کے لیے بہترین ہین اور اسکے جلد مین چار بار طبع ہو چکی ہے قیمت ...

تحفہ رضوی دنیائے ادب میں بہت کم ایسے حضرات ہین جنکا کلام جناب غفران مآب نواب سید محمد رضا خان بہادر ناظم جنت مکان سابق فرمانروائے رامپور نوراللہ مرقدہ کی خوش بیانی اور سحر بیانی سے نا واقف ہون تحفہ رضوی آپکے کلام بلاغت نظام سے وہ انتخاب ہے جسکا تعلق صرف مناقب اہلبیت کرام خصوصاً سیدۃ النساء ام الائمہ زہرا و امام حسین شہید کربلا علیہ التحیۃ والسلام کی ذات قدسی صفات سے ہے اور جسکو مالک رضوی حسن صابری ایڈیٹر اخبار دبدبہ سکندری رامپور نے فرنگی ادو آفاق مجلد و رضا حسین ... یادگار نام تاریخی سے مزین کرکے شائع کیا ہے ممکن نہین کہ آپ تحفہ رضوی کے ... ملنے کا پتہ منیجر اخبار دبدبہ سکندری ریاست رامپور یو پی

مطبع حسنی ریاست رامپور مین حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خانصاحب مرحوم باہتمام فضل حسن صابری ایڈیٹر و منیجر ویر پرنٹر چھپا اور منشی محمد میر حسن خانصاحب صابری و منشی صابر حسن خان فاروقی نے مشتہر کیا